مذہبی رواداری، قرآن کی روشنی میں

(آخری قسط)

ڈاکٹر محمد حسنین نقوی

(٦) (وَلَو شَآءَ لَجَعَلَكُم اُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِن لِيَبلُوَكُم فِي مَآ اٰتٰكُم فَاستَبِقُوا الخَيرٰتِ ط اِلَى اللهِ مَرجِعُكُم جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُم فِيهِ يَختَلِفُونَ(المائدة: ٥ :٤٨)اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اس نے چاہا کہ اس چیز میں تمہاری آزمائش کرے جو اس نے تم کو بخشی تو بھلائیوں کیلئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو. اللہ کی طرف تم سب کا پلٹنا ہے، تو وہ تمہیں آگاہ کرے گا اس چیز سے جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔"

گذشتہ آیت کی طرح زیر مطالعہ آیت میں بھی رب کائنات نے دین کے بارے میں نوع انسانی پر کسی قسم کا جبر نہ رکھنے بلکہ انہیں صاحب ارادہ و مختار پیدا فرمانے کو مشیت الٰہی قرار دیا ہے. چنانچہ امام طبریؒ، علامہ جار اللہ زمخشریؒ امام رازیؒ علامہ قرطبیؒ، ابو حیان اندلسیؒ، علامہ ابن کثیرؒ، علامہ شہاب الدین آلوسیؒ اور علامہ المراغیؒ نے زیر نظر آیت کا وہی مفہوم بیان فرمایا جو مفہوم وہ سورہ ھود کی آیت (١١٨، ١١٩)) کا بیان کر چکے ہیں (٥٥) محض اثبات دعویٰ کی خاطر ان سے صرف دو مفسرین کے اقوال کا متن انتہائی اختصار سے درج کیا جاتا ہے :.

١. امام ابن جریر طبریؒ اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں :. (ولو شاء ربكم لجعل شرا ئعكم واحدة ولم يجعل لكل امه شريعة ومنها جا... ولكنه تعالى ذكرة بعلم ذلك فخالف بين شرائعكم ليختبر كم الخ) (٥٦) "اور اگر مشیت الٰہی کا تقاضا ہوتا تو تمہاری الگ الگ شریعتوں کی بجائے ایک ہی شریعت بنا دیتا اور ہر امت کیلئے علیحدہ شریعت اور جدا راستہ نہ بناتا. لیکن چونکہ خدا اس کی حکمت کو جانتا ہے لہٰذا اس نے تمہاری علیحدہ علیحدہ شریعتیں اس لئے بنائیں تاکہ اختیار و امتحان لے."

۲. علامہ شہاب الدین آلوسی بغدادی اس کی تفسیر ان الفاظ میں کرتے ہیں :۔(اي جماعة متفقة على دين واحد فی جمیع الاعصار... وقیل المعنى ولو شاء الله اجتماعكم على الاسلام لا جبر کم وروی عن الحسننحو ذلك... ولكن لم يشأ ذلك الجعل بل شاء غيره ليعاملكم سبحانه معاملة من يبتليكم (فی ماأتاكم) من الشرائع المختلفة لحكم الهية يقتضيها كل عصر) (۵۷)اگر تمہارا رب چاہتا تو تمہیں (ازل تا ابد) تمام زمانوں میں ایک ہی دین کا پابند بنا دیتا اور بعض نے کہا کہ اگر تم سب کو اسلام پر جمع کرنا (تمام انسانوں کو مسلمان پیدا کرنا) مشیت خدا میں شامل ہوتا تو خدا تمہیں جبراً مسلمان بنا دیتا، یہ تفسیر حسن بصریؒ سے منقول ہے۔ لیکن یوں (جبراً مسلمان) پیدا کرنا اس کی مشیت میں شامل ہی نہیں تھا بلکہ اس کی مشیت تو اسکے برعکس تھی (یعنی نوع انسانی کو مختار صاحب ارادہ خلق کرنا مقصود تھا) تاکہ تمہارے ساتھ امتحان دینے والوں سا سلوک فرمائے ان شرائع کے حوالے سے جنہیں وہ خدائی حکمتوں کے پیش نظر ہر زمانہ کے تقاضوں کے مطابق، مختلف صورتوں میں نازل فرماتا رہا ہے۔"

(۷)(وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (یونس: ۱۰:۹۹)

اور اگر تیرا (اے رسول ﷺ) رب چاہتا تو روئے زمین پر جتنے لوگ بھی ہیں سب ایمان قبول کر لیتے، تو کیا تم (اے رسولؐ) لوگوں کو مجبور کرو گے کہ وہ مومن بن جائیں؟"

امام ابن جریر طبریؒ اس آیت کی تفسیر ان الفاظ میں فرماتے ہیں :۔(ولو شاء) یا محمد (ربك لا من فی الارض كلهم جميعا) بك فصد فوك انك لی رسول... ولكن لا يشاء ذلك)(۵۸)"اے محمدؐ اگر تیرے رب کی مشیت ہوتی تو کرہ ارض پر جتنے انسان بھی ہیں سب کے سب نہ صرف ایمان قبول کر لیتے بلکہ آپ ﷺ کے خدا کا رسولؐ ہونے کی تصدیق بھی کرتے... مگر خدا یہ نہیں چاہتا۔"

علامہ جار اللہ زمخشریؒ اس کی تفسیر ان الفاظ میں فرماتے ہیں :۔(ولوشاء ربك) مشية القسر والالجاء (لامن فی الارض كلهم) على وجه الا حاطة والشمول...(افانت تكره الناس) يعنى انما يقدر على اكرامهم واضطرار هم الى الايمان هو لاانت)(۵۹)"اور اگر تیرا رب جبر و اکراہ کو پسند فرماتا تو

روئے زمین پر نسل انسانی کے جتنے بھی افراد موجود ہیں سب کے سب ایمان قبول کر لیتے. (أفانت تكره الناس) : . مفہوم یہ ہے کہ صرف خدا ہی ان پر ایسا جبر کر سکتا ہے، اے نبی آپؐ کو جبر کا اختیار نہیں. "

علامہ ابو حیانؒ اندلسی اس ضمن میں لکھتے ہیں : .(واندلو اراد ايما نهم كلهم نفعل وانه لا قدرة لاحد على التصرّف فى احد)(٦٠) اور اگر خدا ان کو مومن بنانے کا ارداہ فرماتا تو سب کو پیدا ہی مومن فرماتا اور خدا کے سوا کسی کو بھی کسی پر مکمل تصرف حاصل نہیں ہے. "

علامہ شہابؒ الدین آلوسی بغدادی اس کی تفسیر ان الفاظ میں کرتے ہیں : . (والجمهور على انه سبحانه لا يشاؤه لكونه مخالفا للحكمة التى عليها بناء اساس التكوين والتسريع)(٦١)" جمہور علماء کے نزدیک تمام انسانوں کو فطرتاً مومن پیدا کرنا مشیت خدا کا تقاضا اس لئے نہیں کہ ایسا کرنا حکمت خداوندی کے منافی ہے جس پر اس کی تخلیق و تشریع کا دارومدار ہے. "(بالالفاظ دیگر خدا نے انسان کو، ایمان یا کفر میں کسی ایک کا اختیار اس لئے عطا فرمایا تاکہ جزاو سزا کا حکیمانہ فلسفہ درست قرار پائے)

علامہ المراغی اس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں : .(ولو شاء ربك ان يومن اهل الارض كلهم جميعا لامنوابان يلجئهم الى الايمان قسرا، اويخلقهم مؤمنين طائعين كالملا ئكة لا استداد فى فطرتهم لغير الايمان... ولكن حكمته اقتصت ان يخلقه هكذا يوازن با ختياره بين الايمان والكفر... افانت تكره الناس...(اي ان هذا ليس بمستطا ع لك ولامن وظائف الرسالة التى بعثت بهاانت وسائر الرسل الكرام.)(٦٢)"اور اگر تیرا رب چاہتا کہ روئے زمین پر جتنے لوگ بھی ہیں سب کے سب ایمان قبول کر لیں تو وہ انہیں جبراً مومن بنا دیتا یا خدا انہیں فرشتوں کی مانند ایسا فرمان بردار پیدا کرتا کہ ان کی فطرت میں صرف ایمان و دیعت فرماتا. لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہی تھا کہ ایمان یا کفر قبول کرنے میں نوع انسانی کو مختار پیدا فرمائے... "تو کیا رسولؐ تم لوگوں کو مجبور کرو گے تاکہ وہ سب مومن بن جائیں" یہ امر (تمام انسانوں کو جبراً مومن بنانا) آپ کی استطاعت میں ہے اور نہ آپؐ اور دیگر انبیائے کرام کے فرائض رسالت میں شامل ہے. "

اسی کلیہ (جبری ایمان، مشیتِ الٰہی کا تقاضا نہیں) کے ثبوت میں علامہ محمد حسین طباطبائیؒ کے نہایت خوبصورت استدلال کے الفاظ یہ ہیں : .(والايمان الذى نريده منهم هوماكان عن حسن الاختيار لاماكان عن إكراه... وهو لم يشاايمان جميع الناس فلا يؤمنون باختيار هم البتة، لم يبق لك ان تكره الناس وتجبرهم على ألايمان وانا انكرذلك عليك فلاانت تقدر على ذلك' ولا انا اقبل الإيمان الذى هذا

نعتة)(٦٣)" خدا کی بارگاہ میں وہ ایمانمطلوب ومقبول ہے جسے اپنی خوشی سے اختیار کیا گیا ہو، جبکہ ایسے ایمان کی کوئی قیمت نہیں جو جبر واکراہ کا نتیجہ ہو... چونکہ روئے زمین کے تمام انسانوں کو جبراً مومن بنانا مشیت خدا میں شامل ہی نہ تھا اور سب انسان اپنی خوشی سے کبھی ایمان قبول نہیں کریں گے تو اب (جبراً مومن بنانا) مجھ (خدا) کو سخت ناپسند ہے، چنانچہ یہ امر نہ تیرے بس میں ہے اور نہ ہی ایسا جبری ایمان مجھے (خدا کو) منظور ہے."

(٨) لعلك یا جمعٌ نفسك الا یکونوامؤمنین ان نشا ننزل علیهم من السماء آیة فظلت اعناقهم لها خاضعین: الشعراء :

٢٦ : ٣. ٤)"اے رسول ﷺ شاید تم (اس فکر میں) اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے کہ وہ (مشرکین) مومن کیوں نہیں ہو جاتے. اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ نازل کریں کہ ان لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں."

امام ابن جریر طبریؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :.**(یقول تعالی ذکره لعلك یا محمد قاتل نفسك ومهلکها ان لم یومن قومك بك... قال ابن عباسؓ : باخع نفسك " :قاتل نفسك.)**(٦٤) ارشاد ربانی ہے اے محمدؐ، اگر آپ ﷺ کی قوم نے ایمان قبول نہ کیا تو شاید آپؐ اپنے آپ کو قتل اور اپنی جان کو ہلکان کر دو گے... حضرت ابن عباس کے نزدیک "باخع نفسک" کے معنی اپنے آپ کو قتل کرنے والے کے ہیں."اسی آیت کے اگلے حصے کے ضمن میں امام طبریؒ مزید لکھتے ہیں :.**(عن ابن جریج قال : لوشاء الله لاراهم امرا من امره لا یعمل احد منهم بعد بمعصیة.)** (٦٥)"ابن جریج سے مروی ہے کہ اگر خدا چاہتا تو ان (مشرکوں) کو ایسا معجزہ دکھاتا کہ اس کے بعد کسی کو بھی معصیت خدا کی تاب نہ رہتی."

شیخ الطائفہ ابو طوسیؒ اس کی تفسیر ان الفاظ میں کرتے ہیں :.**(لمابین الله تعالی حرص النبی ﷺ علی ایمان قومه واجتهاده بهم حتی کاد ان یقتل نفسه تاسفا علی ترکهم الایمان اخبره بانّه قادر علی ان ینزل علیهم آیة من السماء تظل اعنافهم لها خاضعة بان تلجئهم الی الایمان لکن ذلك نقیض الغرض بالتکلیف لانه تعالی لو فعل ذلك لما استحقوا ثوابالان الملجا لا یستحق الثّواب لانه بحکم المفعول.)**(٦٦) "خدا نے پہلے رسولؐ کی اپنی قوم کے ایمان لانے کی شدید خواہش اور آپؐ کی جاں گسل مسائی کا تذکرہ فرمایا کہ ان کے ایمان نہ لانے کے سبب شدت تأسف کے نتیجہ میں کہیں رسولؐ اپنی جان ہلاک نہ کر ڈالیں پھر آپؐ پر یہ واضع فرمادیا کہ ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ آسمان سے (اپنی توحید) کی ایسی نشانی نازل کر دیں جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جائیں کہ وہ ایمان قبول کرنے پر مجبور کر دیئے جائیں. لیکن یہ (جبری ایمان) تکلیف

شرعی کی غرض وغایت کے منافی ہے، کیونکہ اگر خدا نے انہیں جبراً مومن بنادیا تو وہ ثواب کے مستحق قرار نہ پائیں گے، وہ اس لئے کہ بحالتِ مجبوری ایمان قبول کرنے والا شخص ثواب کا مستحق قطعاً نہیں ہو سکتا کیونکہ جو کام کسی نے بامر مجبوری سر انجام دیا ہو وہ ایسا ہے کہ جیسے وہ کام از خود ہو گیا ہو۔"

علامہ ابن کثیرؒ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں :۔(لَونشاءُ لانزلنا آيَةً تضطرُّ هُم اِلَى الايمانِ قَهراً وَلكِن لاَ نَفعَلُ ذَلِكَ لِاَنَّا لاَ نُرِيدُ مِن اَحَدٍ اِلاَّالايمانَ الاختِيَاري.) (٦٧) "اگر ہم چاہتے تو ایسا معجزہ نازل فرماتے جو انہیں گردن سے پکڑ کر ان سے ایمان قبول کرواتا لیکن ہم ایسا کرنا ہی نہیں چاہتے کیونکہ ہماری بارگاہ میں صرف اور صرف اختیاری ایمان قابل قبول ہے۔" مگر اس سب کچھ کے باوجود رسول اکرمؐ کو جبر کی اجازت دی گئی نہ خود خدا کی ذات نے جبر کا راستہ اختیار فرمایا۔ اس آیت کی تفسیر کے حوالے سے علامہ زمخشریؒ، علامہ طبرسیؒ، امام رازیؒ، علامہ قرطبیؒ، علامہ ابو حیان اندلسی، علامہ محمد جواد مغنیہ اور مفتی محمد شفیعؒ نے بالعموم وہی مفہوم بیان فرمایا ہے جو مفہوم سابق میں علامہ ابو جعفر طوسیؒ نے بیان فرمایا ہے۔ (٦٨)

(٩) (فَلاَ تَذهَبْ نَفسُكَ عَلَيهِمْ حَسَرَاتٍ (فاطر ٣٥ :٨) "تو ان کے غم میں (اے نبیؐ) اپنے آپ کو ہلکان نہ کرو!" علامہ جار اللہ زمخشریؒ نے اس کی تفسیر ان الفاظ میں بیان کی ہے :۔(فان على الرسول ان لايهيم بامرهم ولا يحزن... فلاتهلك نفسك للحسرات) (٦٩) "رسولؐ کیلئے لازم ہے کہ ان (منکرین) کے معاملے میں سرگرداں ہوں نہ پریشان اور نہ ہی تم (اے نبیؐ) ان کی خاطر اپنی جان ہلکان کرو! اس بارے میں مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں :۔ "اگر توحید ورسالت کے بارے میں آپ کو جھٹلائیں تو آپؐ غم نہ کریں، کیونکہ آپؐ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں۔ دوسرے یہ کہ سب امور اللہ ہی کے روبرو پیش کئے جائیں گے، وہ خود سب سے سمجھ لے گا، آپؐ کیوں کر فکر میں پڑیں۔" (٧٠) علامہ امین احسن اصلاحی اس ضمن میں لکھتے ہیں :۔

" یہ آنحضرتؐ کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے تو ان کے غم میں اپنے کو ہلکان نہ کرو۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔" (٧١) علامہ ابو جعفر طوسیؒ، علامہ طبرسیؒ اور علامہ محمد جواد مغنیہؒ نے بھی اپنی تفاسیر میں مذکورہ رائے کی تائید فرمائی ہے۔ (٧٢)

(١٠)(مَا عَلَى الرَّسُولِ اِلاَّ البَلاَ غ (المائدة:٥ :٩٩)

"رسولؐ پر صرف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔"

(١١)(وَمَا عَلَى الرَّسُولِ اِلاَّ البَلاَغُ المُبِينُ :النور :٢٤ :٥٤،(العنكبوت :٢٩ :١٨)

"اور رسولؐ پر واضح طور پر پہنچا دینے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں۔"

(۱۲) (فَان توَلّو فَاِنَّمَا عَلَيكَ الْبَلاَ غُ الْمُبِيْنُ: (النحل:۱۶: ۸۲)

"پس اگر وہ اعراض کریں تو تمہارے اوپر صرف واضح طور پر پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔"

(۱۳) (فَان توَلّو فَاِنَّمَا عَلَيكَ الْبَلاَ غ(آل عمران: ۳: ۲۰)

"اور اگر وہ اعراض کریں تو تمہارے اوپر ذمہ داری صرف پہنچا دینے کی ہے۔"

(۱۴) (فَاِنْ توَلَّيتم فَاِنَّمَا على رَسُولِنَا الْبَلاَ غُ الْمُبِيْن : (التغابن:۶۴ : ۱۲)

"پس اگر تم اعراض کرو گے تو تمہارے رسولؐ پر صرف واضح طور پر پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔"

(۱۵) (فَانِ اَعْرَضُوا فَمَا اَرسَلْنَاكَ عَلَيهِم حَفِيظًا اِنَّ عَلَيكَ اِلاَّ الْبَلاَ غ (الشوری : ۴۲ : ۴۸)

"پس اگر وہ اعراض کریں تو ہم (خدا) نے تم (رسولؐ) کو ان پر کوئی داروغہ مقرر نہیں کیا، تمہارے اوپر صرف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔"

(۱۶) (فَهَل عَلَى الرُّسُلِ اِلاَّالْبَلاَ غُ الْمُبِين: النحل : ۱۶ : ۳۵)

"تو تمام رسولوںؑ پر واضح طور پر پہنچا دینے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں۔"

(۱۷) (وِاِن مَّا نُرِيَنَّكَ بَعضَ الَّذِى نَعِدُ هُم اَو نَتَوَ فَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيكَ البَلاَ غ وَعَلينَا الحِسَاب

(الرعد: ۱۳ : ۴۰)

"اور جس چیز کی ہم ان کو دھمکی دے رہے ہیں اس کا کچھ حصہ تو ہم تم کو (اے سولؐ) دکھا دیں گے یا ہم تم کو (اے رسولؐ) وفات دے دیں گے۔ پس تمہارے اوپر پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور حساب کی ذمہ داری ہم پر ہے۔"

مذکورہ آیات مجید کا موضوع، مضمون اور ان کی غرض وغایت واحد ہے۔ ان میں واضح طور پر وظیفئہ رسالت کا تعین کر دیا گیا، جو کہ صرف اور صرف پیغام خدا مخلوق خدا تک پہنچانا ہے اور بس۔ بطور نمونہ ان میں سے صرف دو آیات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔ سب سے پہلے سورۃ النحل کی آیت : ۳۵ کا مطالعہ کرتے ہیں کہ یہ تمام انبیائے کرام کے فرض کی نشاندہی فرماتی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :۔

(الف) ((فهل على الرسل الا البلاغ المبين)) علامہ جاراللہ زمخشریؒ اس کی تفسیر ان الفاظ میں کرتے ہیں :۔ (فهل على الرسل الا ان يبلغوا الحق ...ويطلوا على بطلانِ الشرك وبراء ة الله تعالى من افعال العباد وانهم فاعلوها بقصدهم واختيارهم ، والله تعالى باعنهم على جميلها و مو فقهم له و زاجرهم عن قبيحها ۔ ولقد امد ابطال قدر السوء زمشية الشر بانه مامن امة الا وقد بعث فيهم رسولا يامرهم بالخير الذى هو الايمان))(۷۳) "پیغام حق پہنچانا، ابطال شرک اور یہ بتانا کہ خدا کا، بندوں کے افعال سے، کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ خود اپنے اختیار سے اپنے افعال کے فاعل ہیں، خدا تو انہیں نیکی پر نہ صرف آمادہ کرتا بلکہ

اس کی توفیق بھی عطا فرماتا ہے، جبکہ اس کے برعکس برائی پر زجر توبیخ کرتا ہے، مذکورہ امور کے بارے میں آگاہ کرنا رسولوں کے فرائض میں شامل ہے۔ خداوند کریم نے روئے زمین پر بسنے والی ہر قوم کی طرف خیر یعنی ایمان کے داعی رسولؑ مبعوث فرماکر "بری تقدیر" اور "مشیت بد" کی خود نفی فرمادی ہے۔"

امام فخر الدین رازی اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ۔ (اما المعتز لة فقالو : معنا ہ ان اللّٰہ تعالی مامنع احد من الایمان وما اوقعه فی الکفر، والرسل لیس علیهم الا التبلیغ ... اما اصحابنا فقالوا : معنا ہ انه تعالی امر الرسل با لتبلیغ فهذا التبلیغ واجب علیهم، فاما ان الایمان هل یحصل ام لایحصل فدلك لا تعلق للرسول بہ) (۷۴) "معتزلہ کے نزدیک خدا کسی کو ایمان قبول کرنے سے روکتا ہے نہ کفر پر مجبور کرتا ہے، جبکہ رسولوں پر صرف پہنچادینے (تبلیغ) کی ذمہ داری ہے۔ ہمارے مکتب فکر (اشاعرہ) کے نزدیک خدا نے پیغمبروں کو تبلیغ کا حکم دیا، سو تبلیغ ان پر واجب ہے۔ رہا کسی کا ایمان قبول کرنا یا نہ کرنا تو اس سے پیغمبر کا کوئی تعلق نہیں۔"

علامہ شہاب الدین آلوسی بغدادی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ۔ (لیست وظیفتهم الآالآبلاغ للرسالة ... اما الجاوهم الی ذلك وتنفیذ قولهم علیهم شآؤا اوابوا کما هو مقتضی استدلالهم فلیس ذلك من وظیفتهم ولا من الحکمة التی یدور علیها فلك التکلیف حتی یستدل بعدم ظهور آثاره علی عدم حقیة الرسل علیهم السلام او علی عدم تعلق مشیة اللّٰہ بذلك، فان مایترتب علیه الثواب والعقاب من الافعال لابدفی تعلق مشیته تعالی بوقوعه من مبا شرتهم الاختیار یة وصرف اختیار هم الجزئی الی تحصیله والالکان الثواب والعقاب اضطراریین ... فان الرسل علیهم السلام لیس شانهم الاتبلیغ الاوامر والنواهی لاتحقیق مضمونها فنسرا و إلجاء.) (۷۵) "پیغمبروں پر پیغام پہنچادینے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں۔ (گذشتہ آیات میں مشرکین کے استدلال کے مطابق) نوع انسانی پر جبراً پیغام الٰہی نافذ کرنا اور ان پر اپنی بات ٹھونسنا، خواہ وہ چاہیں یا نہ چاہیں، یہ نہ تو پیغمبروں کے فرائض کا حصہ ہے نہ ہی حکمت خداوندی کا تقاضا ہے جو تکلیف شرعی کا محور ہے، حتی کہ (کماحقہ تبلیغ کے بعد) لوگوں کا ایمان قبول کرلینا یا نہ کرنا پیغمبروں کی ناکامی کی دلیل ہے نہ مشیت الٰہی کی نفی ہے۔ کیونکہ ثواب و عقاب صرف ایسے اعمال ہی پر ملے گا جو مشیت خدا کے تحت اپنی مرضی اور اختیار سے بجا لائے گئے ہوں، ورنہ ان کا شمار جبری ثواب اور جبری عقاب کے زمرے میں قرار پائیگا۔ پس پیغمبروں پر اوامر و نواہی کے پہنچادینے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں، ان کے نفاذ کیلئے کسی قسم کا جبر ہرگز نہیں۔" امام طبریؒ، علامہ طوسیؒ علامہ طبرسیؒ، علامہ ابن کثیرؒ، علامہ المراغیؒ، علامہ طباطبائیؒ، علامہ محمد جواد مغنیہؒ، سید قطب شہیدؒ، مفتی محمد شفیعؒ اور

علامہ اصلاحیؒ نے بھی اپنی تفاسیر میں بالعموم رائے مذکورہ سے، اتفاق کیا ہے۔(۷٦)

(ب) اب سورۃ الرعد کی آیت ۴۰ کا مطالعہ کرتے ہیں :۔((وَاِنۡ مَا نُرِینك بَعض الَّذِی نَعدهم او نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِنمَا عَلیكَ البَلاَ غ وَعَلَینَا الحِسَاب))علامہ جاراللہ زمخشریؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :۔ (فما یجب علیك الاتبلیغ الرسالة فحسب. وعلینا لا علیك ،حسسابهم وجزائوهم علی اعمالهم ، فلایهمك اعراضهم ولا تستعجل بعذابهم .) (۷۷)"پس (اے رسولؐ) تم پر پیغام الٰہی پہنچانے کے سوااور کوئی ذمہ داری نہیں. ان (مشرکوں) کا محاسبہ اور اعمال بد پر انہیں سزا دینا ہماری ذمہ داری ہے، نہ کہ تمہاری. اگروہ اعراض بھی کریں تو تجھے اس سے کوئی سروکار نہیں اور انہیں عذاب دلوانے میں جلدی نہ کرو۔"

علامہ ابو جعفر طوسیؒ نے اس کی تفسیر ان الفاظ میں بیان کی ہے :۔(انما علیك انۡ تبلیغهم ما ارسلناك به الیهم ... وعلینا نحن حسابهم و مجازانهم والانتقام منهم ، اما عاجلا او آجلا .)(۷۸) "آپؐ کی ذمہ داری فقط یہی ہے کہ ان (مشرکوں) تک ہمارا پیغام پہنچادیں، ان کا محاسبہ و مواخذہ اور جلد یا بدیر انتقام لینا ہمارا (خداکا) کام ہے."

علامہ قرطبیؒ اس ضمن میں لکھتے ہیں :۔(فلیس علیك الاالبلاغ ... وعلینا الجزاء والعقوبة)(۷۹) "پس تجھ پر صرف پہنچادینے کی ذمہ داری ہے اور ان (مشرکین) کا مواخذہ اور انہیں سزا دینا ہمارا کام ہے"

علامہ محمد جواد مغنیہؒ نے اس آیت کی تفسیر ان الفاظ میں کی ہے :۔ (سواء اربناك عدا بهم ام توفیناك قبل ذلك فان مهمتك الاولی والا خیرة ان تودی رسالتك علی وجهها وكفی ، وما عدا ذلك علینا ، لاعلیك .)(۸۰)"خواہ ہم آپ کو اپنی زندگی میں ان پر نزول عذاب دکھائیں یا اس سے قبل آپ کو وفات دے دیں۔ آپ کا پہلا اور آخری فریضہ صحیح معنوں میں پیغام الٰہی پہنچانا ہے اور اس کے علاوہ دیگر امور (محاسبہ و مواخذہ) ہماری ذمہ داری ہے نہ کہ تمہاری" امام طبریؒ، علامہ ابن کثیرؒ، علامہ المراغیؒ، مفتی محمد شفیعؒ اور علامہ احسن اصلاحیؒ نے بھی تفسیر مذکور کی بالعموم تائید فرمائی ہے.(۸۱)

☆ ☆ ☆

حواشی

(۵۵) جامع البیان : مجلد : ۴ جزء : ۶/ ۲۷۲، الکشاف : ۱/ ۶۱۸، التفسیر الکبیر : ۱۱/ ۱۳، الجامع احکام القرآن : مجلد ۳ جزء : ۲/ ۲۱۱، البحر المحیط : ۴/ ۲۸۴، تفسیر القرآن العظیم : ۲/ ۱۰۶، روح المعانی : ۶/ ۱۵۴، تفسیر المراغي : مجلد : ۲ جزء : ۶/ ۱۳۰

(۵۶) جامع البیان : مجلد : ۴ جزء : ۶/ ۲۷۲

(۵۷) روح المعاني : ۶/ ۱۵۴

(۵۸) جامع البیان : مجلد : ۷ جزء : ۱۱/ ۱۷۳

(۵۹) الکشاف : ۲/ ۲۵۴

(۶۰) البحر المحیط : ۶/ ۱۰۸

(۶۱) روح المعاني : ۱۱/ ۱۹۳

(۶۲) تفسیر المراغي : مجلد : ۴ جزء : ۱۱/ ۱۵۸

(۶۳) المیزان : ۱۰/ ۱۲۹

(۶۴) جامع البیان : مجلد : ۱۱ جزء : ۱۹/ ۵۸

(۶۵) ایضاً : مجلد : ۱۱ جزء : : ۱۹/ ۵۹

(۶۶) التبیان : ۸/ ۵

(۶۷) تفسیر القرآن العظیم : ۳/ ۵۳۰

(۶۸) الکشاف : ۳/ ۱۰۴. ۱۰۵، مجمع البیان : ۷/ ۶۸۸، التفسیر الکبیر : ۲۴/ ۱۱۹، الجامع لاحکام القرآن : مجلد : ۶ جزء : ۱۳/ ۸۹. ۹۰، البحر المحیط : ۸/ ۱۴۰. ۱۴۱، التفسیر الکاشف : ۵/ ۴۸۷، معارف القرآن : ۶/ ۵۱۳

(۶۹) الکاشف : ۲/ ۳۰۹

(۷۰) معارف القرآن : ۷/ ۳۲۰

(۷۱) تدبر قرآن : ۵/ ۳۵۸

(۷۲) التبیان :۸/ ۴۱۵، ۴۱۶ ،التفسیر الکاشف :۶/ ۲۷۹، ۲۸۰

(۷۳) الکاشف :۲/ ۴۰۹

(۷۴) التفسیر الکبیر :۲۰/ ۲۸ (۷۵) روح المعانی :۱۴/ ۱۳۸

(۷۶) جامع البیان : مجلد :۸ جزء :۱۴/ ۱۰۳،التبیان :۶/ ۸۷ ۳، مجمع البیان :۶/ ۵۵۴، تفسیر القرآن العظیم :۲/ ۸۸۲، تفسیر المراغي : مجلد :۱۴/ ۸۰، ۸۱،المیزان :۱۲/ ۲۵۶، ۲۵۷،التفسیر الکاشف :۴/ ۵۱۲،في ظلال القرآن مجلد :۵ جزء :۱۴/ ۲۴۳، ۲۴۴معارف القرآن :۵/ ۳۲۳، ۳۲۶،تدبر قرآن :۴/ ۴۰۹، ۴۱۰

(۷۷) الکشاف :۲/ ۲۶۳ (۷۸) التبیان :۶/ ۲۶۴، ۲۶۵

(۷۹) الجامع لاحکام القرآن مجلد :جز :۹/ ۳۳۳

(۸۰) التفسیر الکاشف :۷/ ۵۵۸

(۸۱) جامع البیان : مجلد :۸ جزء :۱۳/ ۱۷۲، تفسیر القرآن العظیم :۲/ ۸۰۵، تفسیر المراغی : مجلد :۵ جزء :۱۳/ ۱۱۶، ۱۱۷،معارف القرآن :۵/ ۱۹۹، تدبر قرآن :۴/ ۳۰۰

مصادر و مراجع

۱. "قرآن حکیم".

۱.البقراہ :۲ :۲۵۶. ۲.آل عمران :۳ :۲۰. ۳.النساء :۴ :۴۵.

۴.المائدہ ۵ :۴۸، ۹۹. ۵.الانعام :۶ :۱۰۴، ۱۰۷. ۶.التوبہ :۹ :۷۳

۷.یونس :۱۰ :۹۹. ۸.ھود :۱۱ :۱۱۸، ۱۱۹.

۹.الرعد :۱۳ :۴۰. ۱۰.النحل :۱۶ :۳۵، ۸۲، ۱۲۵. ۱۱.الاسراء :۱۷ :۸۲.

۱۲.الکھف :۱۸ :۲۹.

۱۳.طہ :۲۰ :۴۴. ۱۴.النور :۲۴ :۵۴. ۱۵.الشعراء :۲۶ :۳.

۱۶.العنکبوت :۲۹ :۱۸، ۴۶.

۱۷. فاطر: ۳۵: ۸. ۱۸. الشوری: ۴۲: ۱۵، ۴۸. ۱۹. الحدید: ۵۷: ۲۵.

۲۰. التغابن: ۶۴: ۱۲

۲۱. التحریم: ۶۶: ۹ ۲۲. الغاشیہ: ۸۸: ۲۱۔ ۲۲

۲. "القرآن الکریم و ترجمۃ معانیہ ..." :ترجمہ محمود الحسنؒ (مولانا)، تفسیر شبیر احمد عثمانی (مولانا)، وزارت اوقاف، سعودی عرب، مدینہ منورہ ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۳ء

۳. "اسلامی ریاست" :امین احسن اصلاحیؒ (مولانا)، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، طبع اول، ۱۹۷۷ء

۴. "اسوہ صحابہؓ" :عبد السلام ندویؒ (مولانا)، مکتب عارفین، کراچی، ۱۹۷۶ء

۵. "البحر المحیط في التفسیر" :محمد بن یوسف المعروف ابو حیان اندلسیؒ (۱۲۵۶۔ ۱۳۴۴ء)(۶۵۴۔ ۷۴۵ھ) باہتمام: شیخ زہیر جعید، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء (۱۰: جلدوں میں)

۶. "بنیادی حقوق" :محمد صلاح الدین، ادارہ ترجمان القرآن، اچھرہ، لاہور، ۱۹۷۸ء

۷. "التبیان في تفسیر القرآن" :ابو جعفر محمد بن الحسن طوسیؒ (۹۹۵۔ ۱۰۶۷ء)(۳۸۵۔ ۷۴۵ھ) تحقیق و تدوین :احمد حبیب قیصر عاملی، دار احیاء التراث العربي، مکتب الاعلام الاسلامی، طبع اول، ۱۴۰۹ھ، ایران (۱۰: جلدوں میں)

۸. "تدبر قرآن" :امین احسن اصلاحیؒ (مولانا)، ناشر: ماجد خاور، فاران فاؤنڈیشن، اچھرہ، لاہور، طبع دوم، ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۶ء، طبع سوم، ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء (۸ جلدوں میں)

۹. "تفسیر القرآن العظیم" :ابو الفداء حافظ ابن کثیرؒ دمشقی (۱۳۰۱۔ ۱۳۷۳ء)(۷۰۰۔ ۷۷۴ھ) تصحیح حسین بن ابراہیم زہران، المکتبۃ التجاریۃ، مصطفیٰ احمد الباز، مکہ مکرمہ، بلا تاریخ (۴ جلدوں میں)

۱۰. "التفسیر الکاشف" :محمد جواد مغنیہ دار العلم للملایین، بیروت، طبع سوئم، ۱۹۸۱ء (۷ جلدوں میں)

۱۱. "التفسیر الکبیر" :امام فخر الدین رازیؒ (۱۱۴۹۔ ۱۲۱۰ء)(۵۴۳۔ ۶۰۶ھ) طبع سوم ج باہتمام محمد عبد الرحمٰن مصطفیٰ مدیر مکتبہ عبد الرحمٰن محمد لنشر القرآن لکریم، بمیدان الجامع الازہر، قاہرہ المطبعۃ المکتبۃ المصریۃ، بلا تاریخ، (۳۲ جلدوں میں)

۱۲. "تفسیر المراغی" "احمد مصطفیٰ المرغی (.... ۱۹۵۲ء)(.... ۱۳۷۱ھ) قاہرہ، طبع سوم، ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء (۳۰ اجزاء، ۱۰ جلدوں میں)

۱۳. "تفسیر نمونہ" :ناصر مکارم شیرازیؒ (آیۃ اللہ)، ترجمہ: سید صفدر حسینؒ نجفی، مصباح القرآن ٹرسٹ، لاہور،

۱۴۱۲ھ ،(۱۰جلدوں میں)
۱۴. "الجامع لاحکام القرآن": ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبیؒ(... ۱۲۷۳ء)(... ۶۷۱ھ) تحقیق . وتدوین : مصطفیٰ القا: دار لفکر ،بیروت، طبع اول، ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء ،(۲۰ :اجزاء ،۱۰جلدوں میں)
۱۵. "جامع البیان عن تاویل آي القرآن": ابو جعفر محمد بن جریر طبری(۸۳۹ . ۹۲۳ ء)(۲۲۴ . ۳۱۰ ھ)دار الفکر ،بیروت،۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء ،(۱۵جلدوں میں)
۱۶. "الدر ، المنثور في التفسیر الماثور" : عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی(۱۴۴۵ . ۱۵۱۵ء)(۸۴۹ . ۹۰۱ھ)دار لفکر ،بیروت طبع اول، ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء ،(۸جلدوں میں)
۱۷. "روح المعاني فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثاني" :شہاب الدین آلوسیؒ بغدادی(۱۸۰۲ . ۱۸۵۴ ء)(۱۲۱۷ . ۱۲۷۰ ھ)داراحیاء التراث العربي ،بیروت،(بلا تاریخ) (۳۰اجزاء ،۱۵جلدوں میں)
۱۸. "في ظلال القرآن" :السید قطبؒ(۱۹۰۶ . ۱۹۶۶ء)(...... . .....)داراحیاء التراث العربي، بیروت، طبع ہفتم ،۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء ، (۸جلدوں میں)
۱۹. "الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل في وجوه التاویل" :ابو القاسم جاراللہ محمود بن عمر زمخشریؒ (۱۰۷۵ . ۱۱۴۴ء)(۴۶۷ . ۵۳۸ھ)دار لفکر ،بیروت، طبع اول، ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء(۴جلدوں میں)
۲۰"لسان العرب" :ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور افریقیؒ(۱۲۳۲ . ۱۳۱۱ء)(۶۳۰ . ۷۱۱ھ) نشر ادب الحوزہ، قم ،ایران، ۱۴۰۵ھ / ۱۳۶۳ق (۱۵جلدوں میں)
۲۱. "مجمع البیان في تفسیر القرآن" :ابو علی الفضل بن الحسن طبرسیؒ(... . ۱۱۵۳ء)(... . ۵۴۸ھ) تحقیق وتدوین :السید ہاشم رسولی والسید فضل اللہ یزدی طباطبائی، دار المعرفۃ ،بیروت، طبع دوم، ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء ،(۱۰ اجزاء میں)
۲۲. "معارف القرآن" : مفتی محمد شفیعؒ ،ادارۃ المعارف کراچی ۱۴ ،باھتمام محمد مشتاق ستی، ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء (۸ جلدوں میں)
۲۳. "المیزان في تفسیر القرآن" :سید محمد حسین طباطبائیؒ ،ناشر دار لکتب الاسلامیہ ، تہران، طبع دوم، ۱۳۹۴ھ وناشر موسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء ،(۲۰جلدوں میں)